حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو زہر کس نے دیا؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

شہادت حسن بن علی رضی اللہ عنہما:

نواسہ رسول، گوشہ بتول، نوجوانانِ جنت کے سردار اور گلستانِ رسالت کے پھول، سیدنا و امامنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو زہر دیا گیا تھا، جیسا کہ عمیر بن اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں:

دَخَلْتُ أَنَا وَرَجُلٌ علَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ نَعُودُهُ، فَجَعَلَ يَقُولُ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ : سَلْنِي قَبْلَ أَنْ لَا تَسْأَلنِي، قَالَ : مَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَك شَيْئًا، يُعَافِيكَ اللّٰهُ، قَالَ : فَقَامَ فَدَخَلَ الْكَنِيفَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا، ثُمَّ قَالَ : مَا خَرَجْتُ إِلَيْكُمْ حَتّٰى لَفَظْتُ طَائِفَةً مِنْ كَبِدِي أُقَلِّبُهَا بِهٰذَا الْعُودِ، وَلَقَدْ سُقِيتُ السُّمَّ مِرَارًا مَا شَيْءٌ أَشَدُّ مِنْ هٰذِهِ الْمَرَّةِ، قَالَ : فَغَدَوْنَا عَلَيْهِ مِنَ الْغَدِ فَإِذَا هُوَ فِي السُّوقِ، قَالَ : وَجَاءَ الْحُسَيْنُ فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ، فَقَالَ : يَا أَخِي، مَنْ صَاحِبُك؟ قَالَ : تُرِيدُ قَتْلَهٗ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : لَئِنْ كَانَ الَّذِي أَظُنُّ، اللّٰهُ أَشَدُّ نِقْمَةً، وَإِنْ كَانَ بَرِيئًا فَمَا أُحِبُّ أَنْ يُّقْتَلَ بَرِيءٌ .

''میں ایک شخص کے ساتھ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی عیادت کو آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ اس آدمی سے فرمانے لگے: سوال کیجئے، یوں نہ ہو کہ پھر موقع نہ ملے، اس نے کہا: میں آپ سے کوئی سوال نہیں کرنا چاہتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت دے، آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بیت الخلا چلے گئے۔ بیت الخلا سے نکل کر ہمارے پاس آئے، فرمایا: میں نے آپ کے پاس آنے سے پہلے اپنے جگر کا ایک ٹکڑا (پاخانے کے ذریعہ) پھینک دیا ہے۔ میں اسے اس لکڑی کے ساتھ اُلٹ پلٹ کر رہا تھا۔ مجھے کئی بار زہر پلایا گیا، لیکن اس دفعہ سے سخت کبھی نہیں پلایا گیا، راوی کہتے ہیں کہ ہم ان کے پاس اگلے دن آئے تو آپ رضی اللہ عنہ حالت نزع میں تھے۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے، سرہانے بیٹھ گئے اور کہا: بھائی جان! آپ کو زہر کس نے دیا؟ فرمایا: اس کے قتل کا ارادہ ہے؟ جی ہاں! فرمایا: اگر وہ شخص وہی ہے، جو میں سمجھتا ہوں، تو اللہ تعالیٰ سخت انتقام لینے والے ہیں اور اگر وہ بری ہے، تو میں ایک بری آدمی کو قتل نہیں کرنا چاہتا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة: 93/15، 94، كتاب المحتضرين لابن أبي الدنيا: 132، المستدرك على الصّحيحين للحاكم: 174/3، الاستيعاب لابن عبد البر: 115/3، تاريخ دِمَشق لابن عساكر: 282/13، وسندهٗ حسنٌ)

کیا زہر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دیا تھا؟:

یہ اتہام کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے زہر دیا، بے حقیقت اور بے ثبوت ہے۔ اس شبہے پر قائم کئے جانے والے دلائل کا علمی و تحقیقی

جائزہ پیش خدمت ہے:

① قَالَ ابْنُ عَبْدُ الْبَرِّ : ذَكَرَ أَبُو زَيْدٍ عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي خَيْثَمَةَ قَالَا : حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ : دَخَلَ الْحُسَيْنُ عَلَى الْحَسَنِ، فَقَالَ : يَا أَخِي إِنِّي سُقِيتُ السُّمَّ ثَلَاثَ مِرَارٍ، لَمْ أُسْقَ مِثْلَ هٰذِهِ الْمَرَّةِ إِنِّي لَأَضَعُ كَبِدِي، فَقَالَ الْحُسَيْنُ : مَنْ سَقَاكَ يَا أَخِي؟ قَالَ : مَا سُؤَالُكَ عَنْ هٰذَا؟ أَتُرِيدُ أَنْ تُقَاتِلَهُمْ، أَكِلُهُمْ إِلَى اللّٰهِ، فَلَمَّا مَاتَ وَرَدَ الْبَرِيْدُ بِمَوْتِهِ عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ : يَا عَجَبًا مِنَ الْحَسَنِ، شَرِبَ شُرْبَةً مِنْ عَسَلٍ بِمَاءِ رُومَةَ، فَقَضٰى نَحْبَهٗ .

''سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: بھائی! مجھے تین بار زہر پلایا گیا ہے، لیکن اس مرتبہ کی طرح کبھی نہیں پلایا گیا، میرا جگر نکلتا جا رہا ہے۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے کہا: بھائی جان! آپ کو کس نے زہر پلایا؟ فرمایا: اس سوال کا کیا مطلب؟ کیا آپ ان سے لڑائی کا ارادہ رکھتے ہیں؟ میں انہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں، جب سیدنا حسن رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آپ کی موت کا پیغام پہنچا، تو آپ کہنے لگے: افسوس کہ حسن نے رومہ کنوئیں کے پانی

کے ساتھ شہد کا ایک جام پیا اور فوت ہو گئے۔''

(الاستيعاب في معرفة الأصحاب :115/1)

سند سخت ضعیف ہے:

① محمد بن سلیم ابو ہلال راسبی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

جارحین:

① امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدِ احْتُمِلَ حَدِيْثُهُ إِلَّا أَنَّهُ يُخَالَفُ فِي حَدِيثِ قَتَادَةَ، وَهُوَ مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ عَنْ قَتَادَةَ .

''اس کی حدیث بیان کی گئی ہے، لیکن قتادہ سے بیان کرنے میں (ثقات کی طرف سے) اس کی مخالفت کی جاتی ہے۔ قتادہ سے اس کی حدیثیں مضطرب ہیں۔''(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم :273/7)

② امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ابو ہلال راسبی کی قتادہ سے روایت کیسی ہے؟ فرمایا:

''اس میں ضعف ہے، البتہ راوی کچھ اچھا ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم :274/7، وسندهٗ صحيحٌ)

③ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ لِأَبِي هِلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كُلُّ ذٰلِكَ، أَوْ عَامَّتُهَا غَيْرُ مَحْفُوظَةٍ .

”ابو ہلال کی یہ احادیث قتادہ عن انس کی سند سے ہیں۔ یہ سب یا اکثر غیر محفوظ ہیں۔“(الكامل : 214/6، وفي نسخة : 2220/6)

ان تینوں ائمہ کرام کی جرح مفسر ہے۔ یہ روایت بھی ابو ہلال کی قتادہ سے ہے، لہٰذا ضعیف ہے۔

④ حافظ ابن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ ضُعْفٌ . ”اس میں کمزوری ہے۔“

(الطّبقات الكبرٰى : 275/7)

⑤ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِقَوِيٍّ . ”قوی نہیں ہے۔“(الضعفاء : 202)

⑥ امام ابو زرعہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيِّنٌ . ”کمزور راوی ہے۔“

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 274/7)

⑦ امام یزید بن زریع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ کچھ بھی نہیں۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 273/2، وسندهٗ صحيحٌ)

نیز فرماتے ہیں:

عَدَلْتُ عَنْ أَبِي هِلَالٍ عَمْدًا .

”میں جان بوجھ کر ابو ہلال سے دُور رہوں۔“

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 273/7، وسندهٗ صحيحٌ)

⑧ امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ اس سے روایت نہیں لیتے تھے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم :273/7، وسندهٗ صحيحٌ)

⑨ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَكَانَ أَبُو هِلَالٍ شَيْخًا صُدُوقًا، إِلَّا أَنَّهٗ كَانَ يُخْطِئُ كَثِيرًا مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ، حَتّٰى صَارَ يَرْفَعُ الْمَرَاسِيلَ، وَلَا يَعْلَمُ، وَأَكْثَرُ مَا كَانَ يُحَدِّثُ مِنْ حِفْظِهٖ، فَوَقَعَ الْمَنَاكِيرُ فِي حَدِيثِهٖ مِنْ سُوءِ حِفْظِهٖ .

''ابوہلال سچا شیخ تھا، لیکن اس سے بہت زیادہ غلطیاں بلا ارادہ سرزد ہو جاتی تھیں، یہاں تک کہ انجانے میں مرسل روایات مرفوعا بیان کرنے لگا۔ وہ اکثر اپنے حافظے سے بیان کرتا تھا، لہٰذا حافظے کی خرابی کی وجہ سے منکر روایات اس کی حدیث میں داخل ہو گئیں۔''

(كتاب المجروحين : 2/295-296)

⑩ امام بزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِحْتَمَلُوا حَدِيثَهٗ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ حَافِظٍ .

''محدثین نے اس کی حدیثیں لی ہیں، اگرچہ یہ حافظ نہیں تھا۔''

(مسند البزّار : 1796)

⑪ امام ابن ابی حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَحَلُّهُ الصِّدْقُ، لَمْ يَكُنْ بِذَاكَ الْمَتِينِ .

''سچا تھا، لیکن حافظہ مضبوط نہ تھا۔''(الجرح والتّعديل : 7/274)

⑭ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے اپنی کتاب الضعفاء (۲۸۲،۲۸۳،۳۲۴) میں ذکر کیا ہے۔

امام عقیلی رحمہ اللہ اسے اپنی کتاب الضّعفاء الکبیر (۴/۴۷) میں لائے ہیں۔

معدلین:

① امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''ثقہ'' کہا ہے۔

(سوالات الحاكم : 468)

یہ قول امام دارقطنی رحمہ اللہ کے اپنے ہی قول کے معارض ہے، لہٰذا ساقط ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ ضعیف ہے۔''

(العلل : 40/4؛ نقلا عن موسوعة أقوال الدارقطني)

② امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

سَلَامُ بْنُ مِسْكِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ أَبُو هِلَالٍ؟ قَالَ : أَبُو هِلَالٍ أَشْبَهُ بِالْمُحَدِّثِينَ .

''سلام بن مسکین آپ کو زیادہ اچھے لگتے ہیں یا ابو ہلال؟ فرمایا: ابو ہلال محدثین کے زیادہ قریب ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 274/7)

یہ جمہور محدثین کی جرح کے معارض ومخالف قول ناقابل قبول ہے۔

③ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ جَيِّدُ الرَّأْيِ فِي أَبِي هِلَالِ الرَّاسِبِيِّ .

''سلیمان بن حرب ابو ہلال راسبی کے بارے اچھی رائے رکھتے تھے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 274/7، وسندهٗ صحيحٌ)

④ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِصَاحِبِ كِتَابٍ، لَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ .

''اس کی کوئی کتاب نہ تھی۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 274/7، وسندهٗ صحيحٌ)

یہ قول خود امام صاحب کے اپنے قول کے معارض ومخالف ہے، لہٰذا یہ نا قابل قبول ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كِتَابٌ، وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ .

''اس کے پاس کوئی کتاب نہ تھی، یہ ضعیف الحدیث ہے۔''

(تاريخ ابن أبي خيثمة: 2205)

⑤ امام ابوداود رحمہ اللہ نے ''ثقہ'' کہا ہے۔

(تهذيب الكمال: 319/16)

یہ قول ثابت نہیں، ابوعبید الآجری کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

⑥ امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ اس سے روایت لیتے تھے اور وہ اکثر ''ثقہ'' سے روایت لیتے تھے۔

⑦،⑧،⑨ امام ابن خزیمہ (2044)، امام ابوعوانہ (4013)، امام حاکم (333/4) رحمہم اللہ نے اس کی حدیث کی تصحیح کر کے اس کی ضمنی توثیق کی ہے۔

ثابت ہوا کہ ابو ہلال راسبی بصری جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ خصوصاً

جب قتادہ سے بیان کرے، لہٰذا حافظ علائی رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ جمہور نے اس کی توثیق کی ہے (فیض القدیر للمناوی: ٦/٣٨١) درست نہیں۔

باقی متاخرین میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ (العبر: ١/٧٧)، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (التلخیص: ٣/٨٥)، حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (مجمع الزوائد: ٥/١٩٧)، حافظ بوصیری (مصباح الزجاجہ: ١٥١٨)، علامہ قرطبی (التذکرۃ: ٣٨٣) وغیرہ کا اسے ''ثقہ'' قرار دینا متقدمین کے مقابلہ میں قبول نہیں۔

② قتادہ بن دعامہ ''مدلس'' ہیں، لہٰذا روایت ضعیف ہے۔ اصول یہ ہے کہ جب ثقہ مدلس بخاری و مسلم کے علاوہ بصیغۂ عن یا قال سے روایت بیان کرے، تو ضعیف ہوتی ہے۔

❀ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَتَادَةُ إِذَا لَمْ يَقُلْ : سَمِعْتُ وَخُولِفَ فِي نَقْلِهٖ، وَلَا تَقُومُ بِهٖ حُجَّةٌ .

''قتادہ سماع کی تصریح نہ کریں اور روایت میں ثقات کی مخالفت کریں، تو ان سے حجت نہیں لی جا سکتی۔''

(التمهيد لما في المؤطأ من المعاني والأسانيد :3/307)

③ قتادہ بن دعامہ کا حسنین کریمین سے سماع ثابت نہیں، لہٰذا یہ قول منقطع ہے اور منقطع روایت ضعیف ہوتی ہے۔

④ وَقَالَ الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ : دَسَّ مُعَاوِيَةُ إِلٰى ابْنَةِ

سُهَيْلِ بْنِ عَمْرَةَ امْرَأَةِ الْحَسَنِ مِأَةَ أَلْفَ دِينَارٍ عَلٰى أَنْ تَسْقِيَهٗ شُرْبَةً بَعَثَ بِهَا إِلَيْهَا فَفَعَلَتْ .

''ہیثم بن عدی نے کہا ہے کہ سیدنا معاویہ (رضی اللہ عنہ) نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی بیوی، سہیل بن عمرہ کی بیٹی کو ایک لاکھ دینار کے عوض سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو زہر پلانے پر اُکسایا۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے زہر اس کے پاس بھیجا، تو اس نے پلا دیا۔'' (أنساب الأشراف للبلاذري : 59/3)

روایت موضوع (جھوٹ کا پلندا) ہے۔

① ہیثم بن عدی بالاتفاق کذاب اور متروک الحدیث ہے۔

② حافظ احمد بن یحییٰ بلاذری کی معتبر توثیق نہیں مل سکی۔

③ انساب الاشراف بے سند کتاب ہے۔

مورخ اسلام، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۰۰۔۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

الْمَنْسُوبِ إِلَيْهِ . ''یہ کتاب آپ کی طرف منسوب ہے۔''

(البداية والنّهاية : 646/14)

③ قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ سَعْدٍ : نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ : نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَجُلًا كَثِيرَ نِكَاحِ النِّسَاءِ، وَكُنَّ أَقَلَّ مَا يُحْظَيْنَ عِنْدَهٗ، وَكَانَ أَقَلَّ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا إِلَّا أَحَبَّتْهُ وَضَنَّتْ بِهٖ، فَيُقَالُ : إِنَّهٗ كَانَ سُقِيَ، ثُمَّ أَفَلَّتْ، ثُمَّ سُقِيَ فَأَفَلَّتْ، ثُمَّ

كَانَتِ الْآخِرَةُ تُوُفِّيَ فِيهَا، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، قَالَ الطَّبِيبُ، وَهُوَ يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ : هٰذَا رَجُلٌ قَدْ قَطَعَ السُّمُّ أَمْعَائَهٗ، فَقَالَ الْحُسَيْنُ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! خَبِّرْنِي مَنْ سَقَاكَ السُّمَّ، قَالَ : وَلِمَ يَا أَخِي؟ قَالَ : أَقْتُلُهٗ، وَاللّٰهِ قَبْلَ أَنْ أَدْفِنَكَ، أَوْ لَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ، أَوْ يَكُونُ بِأَرْضٍ أَتَكَلَّفُ الشَّخُوصَ إِلَيْهِ، فَقَالَ : يَا أَخِي! إِنَّمَا هٰذِهِ الدُّنْيَا لَيَالٍ فَانِيَةٍ دَعْهُ، حَتّٰى أَلْتَقِيَ أَنَا وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ، فَأَبٰى أَنْ يُسَمِّيَهٗ، وَقَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ مَنْ يَقُولُ : كَانَ مُعَاوِيَةُ قَدْ تَلَطَّفَ لِبَعْضِ خَدَمِهٖ أَنْ يُسْقِيَهٗ سُمًّا .

''عبداللہ بن حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے بہت زیادہ شادیاں کیں۔ بیویاں آپ کے پاس بہت کم شرف باریابی حاصل کر پاتی تھیں، تقریبا سبھی بیویاں آپ سے محبت کرتیں، آپ پر حریص تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کو زہر پلایا گیا، جس سے وہ جانبر ہو گئے۔ پھر زہر پلایا گیا، پھر صحت یاب ہو گئے۔ آخری دفعہ فوت ہو گئے، وفات کا وقت قریب آیا، تو طبیب نے کہا: ان کی انتڑیاں زہر نے کاٹ دی ہیں۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے کہا: ابومحمد! آپ کو زہر کس نے پلایا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیوں بھائی؟ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں نے قدرت پائی، تو آپ کو دفن کرنے سے پہلے اسے قتل کر دوں گا الا یہ کہ وہ ایسی جگہ چلا جائے، جہاں میرا پہنچنا مشکل ہو۔ اس پر سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: میرے بھائی! یہ جہان فانی ہے۔ اسے چھوڑیں، میں اسے اللہ کے ہاں مل لوں گا۔ یہ کہہ کر انہوں نے اس کا نام بتانے سے انکار کر دیا۔ میں نے بعض لوگوں سے سنا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے کسی خادم کو زہر پلانے پر ورغلایا تھا۔''

(تاريخ ابن عساكر : 13/282ـ283، البداية والنّهاية لابن كثير : 8/43)

سخت ضعیف ہے۔

① محمد بن عمر واقدی کذاب ہے۔

② عبداللہ بن حسن ابو محمد مدنی کا سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

③ عبداللہ بن جعفر زہری کا عبداللہ بن حسن سے سماع کا مسئلہ ہے۔

④ ابوبکر بن حفص رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

تُوُفِّيَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي أَيَّامٍ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنْ إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ عَشَرَ سِنِينَ، وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ سَقَاهُمَا سُمًّا .

''سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد کے دس سال گزرنے کے بعد فوت ہوئے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو زہر پلایا تھا۔''

(مقال الطّالبين لأبي الفرج علي بن الحسين الأصبهاني، ص : 20)

گھڑنتل ہے۔

① صاحب کتاب اموی شیعہ ہے۔اس کے شاگرد محمد بن ابی الفوارس کہتے ہیں:

وَكَانَ قَبْلَ أَنْ يَّمُوتَ اخْتَلَطَ .

''موت سے پہلے یہ بدحواس ہوگیا تھا۔''(تاریخ بغداد للخطیب :398/11)

ابو محمد حسن بن حسین نوبختی معتزلی رافضی نے اسے ''اکذب الناس'' کہا ہے۔

(تاریخ بغداد للخطیب :398/11، سندهٗ حسنٌ)

اس کی توثیق ثابت نہیں۔رہا احمد بن علی ابوحسن بتی کا اسے ثقہ قرار دینا،تو اس کی اپنی توثیق نہیں ملتی،کسی کی کیا کرے گا؟

② احمد بن عبیداللہ بن عمار کے بارے میں حافظ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَكَانَ يَتَشَيَّعُ .

''یہ شیعہ مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔''(تاریخ بغداد : 252/4)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ شِيعِيًّا . ''شیعہ تھا۔''

(المؤتلف والمختلف : 1752/4)

✿ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مِنْ رُؤُوسِ الشِّيعَةِ .

''شیعہ کے سرداروں میں سے تھا۔''(میزان الاعتدال :118/1)

اس کے بارے میں ادنیٰ کلمہ توثیق بھی ثابت نہیں۔

③ عیسیٰ بن مہران کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَافِضِيٌّ، كَذَّابٌ.

''یہ رافضی اور بہت بڑا جھوٹا تھا۔''(ميزان الاعتدال: 324/3)

۞ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ''کذاب'' تھا۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 290/6)

۞ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَ بِأَحَادِيثَ مَوضُوعَةٍ مَّنَاكِيرَ، مُحْتَرِقٌ فِي الرَّفْضِ.

''اس نے کئی من گھڑت اور منکر روایات بیان کی ہیں، کٹر رافضی تھا۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال: 260/5)

نیز فرماتے ہیں:

اَلضُّعْفُ بَيِّنٌ عَلٰى حَدِيثِهٖ.

''اس کی حدیث میں ضعف واضح ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال: 261/5)

۞ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَجُلُ سُوءٍ، وَمَذْهَبُ سُوءٍ.

آدمی بھی بُرا تھا اور اس کا مذہب بھی بُرا تھا۔''

(الضّعفاء والمتروكون: 418)

۞ حافظ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ عِيسَى بْنُ مِهْرَانَ الْمُسْتَعْطِفُ مِنْ شَيَاطِينِ الرَّافِضَةِ وَمَرَدَتِهِمْ، وَوَقَعَ إِلَيَّ كِتَابٌ مِّنْ تَصْنِيفِهٖ فِي الطَّعْنِ عَلَى الصَّحَابَةِ وَتَضْلِيلِهِمْ وَإِكْفَارِهِمْ وَتَفْسِيقِهِمْ، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ قَفَّ شَعْرِي عِنْدَ نَظَرِي فِيهِ، وَعَظُمَ تَعَجُّبِي مِمَّا أَوْدَعَ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنَ الْأَحَادِيثِ الْمَوْضُوعَةِ... .

''عیسیٰ بن مہران سرکش اور شیطان رافضی تھا۔ مجھے اس کی ایک کتاب ملی، جو صحابہ کرام پر طعن، ان کو گمراہ قرار دینے، ان کو فاسق کہنے اور ان کی تکفیر پر مبنی تھی۔ اللہ کی قسم! کتاب دیکھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور اس میں بیان کردہ من گھڑت احادیث سے میں سخت متعجب ہوا۔''

(تاریخ بغداد :11/167)

تنبیہ: لسان المیزان (۴ / ۴۰۷) میں اس کے حالات لکھتے ہوئے کسی ناسخ نے غلطی سے وَلَحِقَهُ ابْنُ جَرِيرٍ (ابن جریر اسے ملے تھے) کی بجائے وَثَّقَهُ ابْنُ جَرِيرٍ (ابن جریر نے اسے ثقہ کہا ہے) لکھ دیا ہے۔

⑤ عمیر بن اسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ مَعَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فِي الدَّارِ، فَدَخَلَ الْحَسَنُ الْمَخْرَجَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ : لَقَدْ سُقِيْتُ السُّمَّ -- .

''میں سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ گھر میں تھا، سیدنا حسن رضی اللہ عنہ بیت الخلا گئے، پھر باہر آئے اور فرمایا: مجھے زہر پلایا گیا ہے......۔''

(مقال الطّالبين لأبي الفرج الأصبهاني الشيعي الأموي، ص : 20)

اس من گھڑت روایت کا معنی و مفہوم وہی ہے اور اس میں علتیں بھی بعینہٖ وہی ہیں، جو اس سے پہلے والی روایت میں ہیں۔

⑥ **ابن جعدبہ** رحمہ اللہ **کہتے ہیں:**

كَانَتْ جَعْدَةُ بِنْتُ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ تَحْتَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فَدَسَّ إِلَيْهَا يَزِيدُ أَنْ سُمِّي حَسَنًا حَتّٰى أَتَزَوَّجَكِ، فَفَعَلَتْ، فَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بَعَثَتْ جَعْدَةُ إِلٰى يَزِيدَ تَسْأَلُهُ الْوَفَاءَ بِمَا وَعَدَهَا، فَقَالَ : إِنَّا وَاللّٰهِ لَمْ نَرْضَكِ لِلْحَسَنِ أَفَنَرْضَاكِ لِأَنْفُسِنَا .

''جعدہ بنت اشعث بن قیس سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے نکاح میں تھی۔ یزید نے اسے بہلایا کہ آپ حسن کو زہر دیں، میں آپ سے نکاح کرلوں گا۔ اس نے ایسا کر دیا۔ جب سیدنا حسن رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے، تو جعدہ نے یزید سے اپنے وعدہ کو وفا کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے آپ کو حسن کے لیے پسند نہیں کیا تھا، اپنے لیے کیسے کرلیں؟''

(تاريخ ابن عساكر : 284/13، المنتظم لابن الجوزي : 226/5)

جھوٹا قصہ ہے۔

① **اسے گھڑنے والا یزید بن عیاض بن جعدہ لیثی ہے۔ امام یحییٰ بن معین، امام علی ابن مدینی، امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی، امام ابن عدی، امام**

ابوزرعہ رازی، امام ابوحاتم رازی، امام ساجی، امام جوزجانی، امام عمرو بن علی فلاس وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم نے اسے ضعیف، منکر الحدیث اور متروک الحدیث کے الفاظ کے ساتھ مجروح کیا ہے۔اس کے بارے میں ادنیٰ کلمہ توثیق بھی ثابت نہیں ہے۔

② یزید بن عیاض کا جعدہ بنت اشعث سے سماع ثابت کیا جائے!

③ محمد بن خلف بن مرزبان آجری کے بارے میں متقدمین ائمہ محدثین میں سے کسی نے توثیق نہیں کی، بلکہ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ أَخْبَارِيٌّ، لَيِّنٌ .

''یہ تاریخ دان اور کمزور راوی تھا۔''(سوالات السّهمي : 104)

لہٰذا حافظ ذہبی رحمہ اللہ (سیر اعلام النبلاء : ۱۴/ ۲۶۴) کا اسے ''صدوق'' کہنا درست نہ ہوا۔

⑦ عَنْ أُمِّ مُوْسٰى أَنَّ جَعْدَةَ بِنْتَ الْأَشْعَثِ ابْنِ قَيْسٍ سَقَتِ الْحَسَنَ السُّمَّ، فَاشْتَكٰى مِنْهُ شِكَاةً، قَالَ : فَكَانَ يُوْضَعُ تَحْتَهٗ طَسْتٌ وَتُرْفَعُ أُخْرٰى نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا .

''ام موسیٰ رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں کہ جعدہ بنت اشعث بن قیس نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو زہر پلایا۔اس سے آپ سخت بیمار ہو گئے۔آپ کے نیچے ایک برتن رکھا جاتا اور دوسرا اٹھایا جاتا۔تقریباً چالیس دن تک یہ معاملہ رہا۔''

(الطّبقات لابن سعد : 338/1، ت السّلمي، البداية والنّهاية لابن كثير : 43/8، تاريخ ابن عساكر : 284/13)

سند ضعیف ہے، مغیرہ بن مقسم ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

مؤرخ اسلام، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

عِنْدِي أَنَّ هٰذَا لَيْسَ بِصَحِيحٍ، وَعَدَمُ صِحَّتِهٖ عَنْ أَبِيهِ مُعَاوِيَةَ بِطَرِيقِ الْأَولٰى وَالْأَحْرٰى.

''جب یہ واقعہ یزید کے بارے میں ثابت نہیں، تو یزید کے والد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں تو بہ طریق اولیٰ ثابت نہیں ہوسکتا۔''

(البداية والنّهاية : 43/8)

وہ روایات، جن میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ یا یزید کا سیدنا حسن ابن علی رضی اللہ عنہما کو زہر پلانے کا ذکر ہے، ان کا جھوٹا ہونا واضح ہو گیا ہے۔ ان سندوں کے علاوہ اگر کسی کے پاس کوئی سند ہے، تو پیش کرے، تا کہ اس کا تجزیہ ہو سکے۔

سند دین ہے۔ بے سند اور ضعیف روایات پیش کرنا اور ان پر اپنے عقیدہ وعمل کی بنا ڈالنا اہل حق کا وطیرہ نہیں۔ نیز ضعیف اور بے سروپا روایات صحابہ کرام کے خلاف پیش کرنا درست نہیں، کیونکہ یہ بدگمانی ہے اور بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔

یہ جھوٹی روایات شیعہ عقائد کے منافی بھی ہیں، کیونکہ ان کی معتبر کتب میں ہے:

إِنَّ الْأَئِمَّةَ يَعْلَمُوْنَ مَتٰى يَمُوْتُوْنَ، وَإِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ إِلَّا بِاخْتِيَارِهِمْ.

''ائمہ جانتے ہوتے ہیں کہ وہ کب فوت ہوں گے اور وہ اپنے اختیار اور مرضی ہی سے فوت ہوتے ہیں۔''

(أصول الكافي الكُلَيني :258/1، الفصول المهمّة للحر العاملي، ص : 155)

❀ ملا باقر مجلسی لکھتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ إِمَامٌ إِلَّا مَاتَ مَقْتُوْلًا أَوْ مَسْمُوْمًا .

''ہر امام کو قتل کیا گیا یا زہر دیا گیا۔''(بحار الأنوار :364/43)

جب عقیدہ ائمہ کے عالم الغیب ہونے کا ہے، تو سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو علم کیوں نہ ہو سکا کہ اس کھانے یا پینے میں زہر ہے؟

علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۴۶۸۔۵۴۳) لکھتے ہیں:

قُلْنَا : هٰذَا مَحَالٌ مِنْ وَجْهَيْنِ : أَحَدُهُمَا أَنَّهٗ مَا كَانَ لِيَتَّقِي مِنَ الْحَسَنِ بَأْسًا وَقَدْ سَلَّمَ الْأَمْرَ، الثَّانِي أَنَّهٗ أَمْرٌ مُغِيبٌ لَّا يَعْلَمُهٗ إِلَّا اللّٰهُ فَكَيْفَ تَحْمِلُونَهٗ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ فِي زَمَانٍ مُّتَبَاعِدٍ لَمْ نَثِقْ فِيهِ بِنَقْلِ نَاقِلٍ، بَيْنَ أَيْدِي قَوْمٍ ذَوِي أَهْوَاءَ، وَفِي حَالِ فِتْنَةٍ وَّعَصْبِيَّةٍ، يَنْسِبُ كُلُّ وَاحِدٍ إِلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَا يَنْبَغِي، فَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا إِلَّا الصَّافِي، وَلَا يُسْمَعُ فِيهَا إِلَّا مِنَ الْعَدْلِ الْمُصَمِّمِ .

''ہمارا جواب ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دینا دو وجہ سے محال ہے:

① سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے کوئی خطرہ نہیں تھا، کیوں کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ پہلے ہی انہیں امارت سونپ چکے تھے۔

② یہ غیبی معاملہ ہے، آپ بغیر دلیل کے اسے کسی پر کیسے ٹھونس سکتے ہیں؟ ایسے دگرگوں حالات میں کہ ہم ہر ناقل پر اعتبار بھی نہیں کر سکتے، کیوں کہ لوگوں میں کئی خواہشات کے پجاری ہیں۔ فتنہ وفساد اور عصبیت کے عالم میں ہر کوئی اپنے مخالف کے ذمہ ناجائز باتیں لگاتا رہتا ہے، لہٰذا ان میں سے صرف صحیح بات قبول ہوگی اور پختہ اور عادل راوی پر بھروسہ کیا جائے گا۔'' (العواصم من القواصم، ص : 214)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا قَوْلُهٗ : إِنَّ مُعَاوِيَةَ سَمَّ الْحَسَنَ، فَهٰذَا مِمَّا ذَكَرَهٗ بَعْضُ النَّاسِ، وَلَمْ يَثْبُتْ ذٰلِكَ بِبَيِّنَةٍ شَرْعِيَّةٍ، أَوْ إِقْرَارٍ مُعْتَبَرٍ، وَلَا نَقْلٍ يُجْزَمُ بِهٖ، وَهٰذَا مِمَّا لَا يُمْكِنُ الْعِلْمُ بِهٖ، فَالْقَوْلُ بِهٖ قَوْلٌ بِلَا عِلْمٍ.

''یہ کہنا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دیا تھا، اس بارے میں کوئی واضح شرعی دلیل یا اقرار معتبر یا قابل اعتماد روایت موجود نہیں ہے، اس بارے میں علم ممکن نہیں ہے، لہٰذا یہ قول بلا علم ہے۔''

(منهاج السنّة النبويّة في نقض كلام الشّيعة والقدريّة : 4/469)

نیز فرماتے ہیں:

بِالْجُمْلَةِ فَمِثْلُ هٰذَا لَا يُحْكَمُ بِهٖ فِي الشَّرْعِ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِينَ، فَلَا يَتَرَتَّبُ عَلَيْهِ أَمْرٌ ظَاهِرٌ لَّا مَدْحٌ وَلَا ذَمٌّ.

''خلاصہ کلام یہ ہے کہ باتفاق مسلمین شریعت میں اس طرح کے (ظنی وبلا دلیل) معاملے کا حتمی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، مدح یا ذم کا کوئی ظاہری حکم بھی لاگو نہیں ہوگا۔'' (منهاج السنّة :471,470/4)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۶۷۳۔۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

قُلْتُ : هٰذَا شَيْءٌ لَّا يَصِحُّ فَمَنِ الَّذِي اطَّلَعَ عَلَيْهِ؟

''میں کہتا ہوں: اس بارے میں کچھ بھی ثابت نہیں ہے، پس کس کے پاس اس کا ثبوت ہے؟'' (تاريخ الإسلام : 469/4)

مؤرخ ابن خلدون رحمہ اللہ (۷۳۲۔۸۰۸) لکھتے ہیں:

مَا يُنْقَلُ مِنْ أَنَّ مُعَاوِيَةَ دَسَّ إِلَيْهِمُ السُّمَّ مَعَ زَوْجِهٖ جَعْدَةَ بِنْتِ الْأَشْعَثِ فَهُوَ مِنْ أَحَادِيثِ الشِّيعَةِ وَحَاشَا لِمُعَاوِيَةَ مِنْ ذٰلِكَ .

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی بیوی جعدہ بنت اشعث کا زہر کی سازش میں شامل ہونا، یہ تو شیعہ کے قصے کہانیاں ہیں، اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایسی تہمت سے پاک رکھے۔'' (تاريخ ابن خلدون : 527/2)

الحاصل: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو زہر دینا ثابت نہیں، یہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر بہت بڑا جھوٹ اور اتہام ہے، کیونکہ اس سلسلہ میں جمیع روایات من گھڑت اور خودساختہ ہیں۔